بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

یَاأَیُّھَاالَّذِینَ آمَنُوا کُونُوا قَوَّامِینَ لِلّٰہِ شُھَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَی أَلَّا تَعْدِلُوا

اِعْدِلُوا ھُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَی وَاتَّقُوا اللّٰہَ إِنَّ اللّٰہَ خَبِیرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (المائدہ۔۹)

اے مومنو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے اِنصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اِنصاف نہ کرو۔ اِنصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اِس سے آگاہ ہے۔

مولوی سلطانی صاحب کی دُکھتی رَگ پر اُسکے مرید کا ہاتھ

جناب عبدالرحمٰن افضل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ بخیر وعافیت ہونگے آمین۔ آپ نے اس عاجز کا مورخہ ۱۵/مارچ ۲۰۱۳ء کا خطبہ جمعہ (حضورؑ کا مصلح موعود (پسر موعود) کے متعلق کامل اِنکشاف) سن کر اپنے مجدد صاحب جناب سلطانی صاحب سے درخواست کی تھی کہ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں آپکے علم میں اضافہ کیلئے وہ میرے خطبہ جمعہ کے بالمقابل کوئی جوابی خطبہ ارشاد فرمائیں۔ جیسا کہ آپ مورخہ ۱۸/مارچ کی ای میل میں لکھتے ہیں۔

Assalamu alaikum wr. wb.

Hope by the grace of Allah you are doing well with your near and dear ones. May Allah keep you all in good health and happiness always. Amin.

I always wanted to request you to make a Khutba on the subject matter of Muslih Mauood. Please if you could hear the following Khutba and make a counter Khutba about what is said in it, it will be helpful to increase our knowledge. Requesting your prayers for us as well, Wassalam

AbdulRahman

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

امید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ اپنے قریبی اور پیاروں کیساتھ ٹھیک ٹھاک ہونگے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اچھی صحت کیساتھ ہمیشہ خوش وخرم رکھے آمین۔ میں نے ہمیشہ آپ سے پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر خطبہ دینے کی درخواست کرنا چاہی ہے۔ برائے کرم اگر تم درج ذیل خطبہ سن کر اس میں جو کچھ کہا گیا ہے اُسکے جواب میں کوئی خطبہ دے سکو تو یہ ہمارے علم میں بھی اضافہ کیلئے مدد ہوگی۔ اپنے لیے دعاؤں کی درخواست بھی کرتا ہوں۔ والسلام۔۔۔۔عبدالرحمٰن

آپ کے مجدد مولوی سلطانی صاحب آپ کو اپنی ۲۱/مارچ کی ای میل میں جواباً لکھتے ہیں۔

Dear Abdul Rahman Afzal sb.,

Assalaamu alaikum wa Rahmatullah wa Barakaatuh,

Allah may help you with Roohul Quds and all your beloved ones. Aameen.

You may see my opinion on Ishtihar Feb. 20, 1886 and prophecy of Musleh e Ma'ud in the link below:

http://al-ahmadiyyat.com/official/ishtihaar-feb-20-1886-ya-musleh-maud/

Wassalaam, Nasir Ahmad Sultani,

Ameer Jama'at e Ahmadiyyah (Haqiqi),

Mujaddid 15th century of Islamic Calendar

پیارے عبدالرحمٰن افضل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اللہ آپکی اور آپکے پیاروں کی روح القدس سے مدد فرمائے آمین۔تم درج ذیل لِنک (link) پر اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء اور پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق میرا نقطۂ نظر جان سکتے ہو۔والسلام۔۔۔امیر جماعت احمدیہ (حقیقی) مجدد پندرھویں صدی ہجری

☆☆☆☆☆

جناب عبدالرحمٰن صاحب۔تقابلی جائزہ اور اپنے علم میں اضافہ کیلئے آپکا مولوی سلطانی صاحب سے یہ سوال نہ صرف جائز اور درست تھا بلکہ آپکا حق بھی تھا۔کسی موضوع کے متعلق مختلف لوگوں کے نقطۂ نظر کو معلوم کر کے کسی انسان کے ذاتی علم میں خاطر خواہ اضافہ ہوجاتا ہے۔مولوی سلطانی صاحب کا دعویٰ چونکہ صاحب وحی اور صاحب الہام ہونے کا ہے لہٰذا اُس پر فرض تھا کہ وہ آپکے سوال کے مطابق پیشگوئی مصلح موعود کے ایسے مخفی گوشوں پر روشنی ڈالتا جس کی بنا پر پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کے متعلق آپکے علم میں بھی اور دوسرے احمدیوں کے علم میں بھی اضافہ ہوتا۔لیکن آپکے مجدد صاحب نے اپنے ۲۲ر مارچ ۲۰۱۳ء کے خطبہ جمعہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق کوئی ڈھنگ کی علمی بات کرنے کی بجائے اس عاجز کے متعلق اِنتہائی گھٹیا اور عامیانہ انداز میں نہ صرف غیض وغضب کا اظہار کیا بلکہ بدزبانی بھی کی ہے۔عزیزم۔میرے ۱۵ر مارچ کے خطبہ جمعہ (حضورؑ کا مصلح موعود (پسر موعود) کے متعلق کامل اِنکشاف) کے حوالہ سے آپکے پوچھے گئے سوال کے جواب میں آپکے مجدد صاحب کا اس عاجز کے متعلق اس قدر بدزبانی کرنا اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپکا علمی سوال اُنہیں بہت ناگوار گزرا تھا۔مجدد صاحب کے غیض وغضب اور بدزبانی سے ایسا لگتا ہے جیسے آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سوال کر کے اُنکی کسی دُکھتی رگ کو چھیڑ دیا ہے۔تب ہی وہ پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق کوئی علمی بات بتانے کی بجائے اس عاجز پر برس پڑا۔جیسا کہ وہ اپنے خطبہ جمعہ میں ۱۶ منٹ اور ۳۲ سیکنڈ پر اس عاجز کے متعلق کہتا ہے۔۔۔’’ایسی خباثت حکم وعدل اور امام مہدی علیہ السلام کے اوپر ایسا الزام اور ایسے جو ہے تعلقات کی خرابی ہے اللہ تعالیٰ کیساتھ کہ خداتعالیٰ یہاں تک سزا دے رہا ہے، کہ بچوں کو مار رہا ہے، پھر بھی بندہ نہیں سمجھ رہا کہ میں غلطی کر رہا ہوں۔نعوذ باللہ من ھذا ازالخرافات۔عبدالغفار جنبہ۔الخبیث۔کیسا گندہ انسان ہے، بھئی بات کو سمجھو۔ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔مصلح موعود جب پیدا ہوجاتا تو پھر حضرت صاحب بتاتے یہ ہوگیا ہے۔‘‘

عزیزم۔خاکسار آپ سے پوچھتا ہے کہ کسی سچے صاحب وحی والہام اور اللہ تعالیٰ کے فضل یافتہ انسان کی زبان کیا اتنی غلیظ بھی ہوسکتی ہے؟؟؟؟ ہرگز نہیں۔مجھے پتہ چلا ہے کہ قادیانی جماعت سے اخراج کے بعد اِمسال ۲۴ر جنوری ۲۰۱۳ء کو آپ سلطانی صاحب کو مجدد قبول کر کے

اور اِسکے دست (؟؟؟) پر بیعت کر کے اِسکی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اگر تو آپکا یہ مجدد سچا ہے اور وحی و الہام کے علاوہ اپنی سچائی کی کوئی برہان بھی رکھتا ہے تو پھر آپ کیلئے فکر کی کوئی بات نہیں لیکن اگر آپ ایک فریب کار اور غلطی خوردہ انسان کو مجدد قبول کر بیٹھے ہیں تو پھر آپکی حالت آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا جیسی ہوگی۔ مجھے امید ہے اِس بات کا فیصلہ کہ آپ آسمان سے گر کر کھجور میں اٹکے ہیں یا بصورت دیگر آپ نے خوش قسمتی سے پندرھویں صدی کے سچے مجدد کو پا لیا ہے اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو جلد ہی بے نقاب کر دے گا۔

عزیزم۔ آپ کو شاید پتہ ہے یا کہ نہیں۔ آپکے مجدد صاحب نے پچھلے سال ۲۴ر فروری کو دو (۲) موضوعات (نبوت اور پیشگوئی مصلح موعود) پر اس عاجز کو تحریری مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔ نبوت کے سلسلہ میں آپکے مجدد صاحب کے دو مضامین یعنی مسئلہ نبوت اور ایک عظیم الشان مباحثہ میں سے اسکی غلط اور جھوٹی باتوں کے حوالے (references) دیدے کر نہ صرف ختم نبوت کے سلسلہ میں اسکے جھوٹے اور گمراہ کن عقیدہ کا ردّ کیا تھا بلکہ حضرت بانئے جماعتؑ کے اِلہامات اور آپکے فرمودات کے ذریعہ آپؑ کو ایک اُمتی نبی ﴿مضمون نمبر ۷۰۔ حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت اور رسالت﴾ بھی ثابت کر کے اس کو دکھایا تھا۔ اسی طرح پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں اِن کے ایک مضمون ﴿اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء۔ ایک عظیم الشان انعام، ایک پیشگوئیوں سے بھرپور نشان جس کا درج ذیل لِنک (link) پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں آپکے سوال کے جواب میں بھی آپ کو دیا گیا ہے﴾

http://al-ahmadiyyat.com/official/ishtihaar-feb-20-1886-ya-musleh-maud/

خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں سلطانی صاحب کے اس مضمون کے حوالے دیدے کر پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں نہ صرف اسکی لاعلمی اور جہالت کا بڑی اچھی طرح پول کھولا ہے بلکہ اُسے اپنے مضمون نمبر ۲۷ ﴿کرگس کا جہاں اور ہے۔ شاہین کا جہاں اور﴾ میں بیشمار ایسے حقائق سے بھی آگاہ کیا ہے جو کہ کسی پیشگوئی کے اصل مصداق سے پہلے بالعموم مومنوں کی نظر سے اوجھل رہتے ہیں۔ آپکے مجدد صاحب کی طرف سے پیش کردہ دونوں موضوعات کے سلسلہ میں خاکسار نے سلطانی صاحب سے کہا تھا کہ جس طرح میں نے اِسکی غلط باتوں کے حوالے (references) دیدے کر اِنکا بطلان کیا ہے۔ اسی طرح وہ بھی میرے جوابی مضامین میں سے میری غلط باتوں (اگر اسکی نظر میں کوئی ہے؟؟) کے حوالے دیدے کر میرے آگے اپنا جواب الجواب پیش کرے لیکن آپکے مجدد صاحب۔۔۔ بقول مرزا غالب۔۔۔ ؎ بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

کے مطابق دُم دبا کر بھاگ گئے۔ پچھلے سال میں نے اور میرے ساتھیوں نے چند ماہ تک آپکے مجدد صاحب کی طرف سے اپنے جوابی مضامین کے جواب الجواب کا انتظار کیا لیکن اسکی طرف سے مکمل خاموشی کے بعد میں نے اس شکست خوردہ، ضدی اور نام نہاد مجدد کو اِسکے حال پر چھوڑ دیا۔ عزیزم۔ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں آپکے معقول اور جائز سوال پر آپکا مجدد صاحب کیوں آپے سے باہر ہوا ہے اُمید ہے اب آپ کو اِسکی بخوبی سمجھ آگئی ہوگی۔ یہ بھی واضح رہے کہ مولوی سلطانی صاحب اپنے پیش کردہ دونوں عنوانوں (نبوت اور پیشگوئی مصلح موعود) میں خاکسار کے ہاتھوں چاروں شانے چت ہو چکا ہے۔ میں نے طویل عرصہ سے اب اِسکے متعلق کسی بھی قسم کا تبصرہ کرنا چھوڑ دیا

ہوا ہے۔میرے پاس اپنی ذمہ داریوں اور کاموں کے پیش نظر اتنا وقت نہیں ہے کہ میں سلطانی صاحب کی ایک ایک ہرزہ سرائی کا جواب دیتا پھروں۔لیکن۔۔۔آپکے سوال میں چونکہ مجھے فہم وفراست اور سنجیدگی نظر آئی ہے لہٰذا اسی لیے میں بعض دیگر اہم امور کو چھوڑ کر یہ جوابی مضمون لکھ رہا ہوں تا کہ ہوسکتا ہے اس سے آپ کا فائدہ ہو جائے۔آپکا بھلا ہو جائے۔

عزیزم عبدالرحمٰن افضل صاحب۔آپ ایک پڑھے لکھے، پختہ(mature) اور بالغ نظر انسان معلوم ہوتے ہیں۔آپ جانتے ہیں کہ ہم سب نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر اپنے اچھے یا برے اعمال کا جواب بھی دینا ہے۔مجھے علم نہیں کہ آپ کو میرے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کا کب پتہ چلا؟ آپ نے دیانتداری اور خوف خدا کیساتھ اس عاجز کے دعویٰ کا مطالعہ بھی کیا ہے یا کہ نہیں؟ چونکہ آپکے سوال کے جواب میں ہی آپکے مجدد صاحب نے اس عاجز کو دشنام طرازی کا نشانہ بنایا ہے۔اب اگر میں نعوذ باللہ ایک کاذِب انسان ہوں تو پھر آپ کیلئے اور دشنام طرازی کرنے والے آپکے مجدد کیلئے بھی کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔اور اگر میں وہی ہوں جس کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کو ہوشیار پور کے چلہ کے دوران بطور زکی غلام بشارت دی تھی تو پھر عزیزم آپ سے بھی تھوڑی بہت باز پرس تو ضرور ہوگی۔؟؟ سلطانی صاحب کی جماعت میں شامل ہونے سے پہلے یعنی ۲۴ر جنوری ۲۰۱۳ء سے پہلے تک آپ جماعت احمدیہ قادیان کا نہ صرف حصہ تھے بلکہ آپ بڑے بڑے عہدوں پر بھی کام کرتے رہے ہیں۔ظاہر ہے جب تک آپ جماعت احمدیہ قادیان میں رہے ہیں اُس وقت تک آپکے عقائد بھی وہی ہونگے جو جماعت احمدیہ قادیان کے ہیں۔ہم سب احمدیوں کا جس جماعت یا گروپ سے بھی تعلق ہے لیکن اسکے باوجود ہم سب کا اس بات پر قوی ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ایک صادق انسان تھے۔حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام جب ایک سچے انسان تھے تو پھر ہوشیار پور میں شیخ مہر علی صاحب کے طویلہ کے بالا خانہ میں موعود زکی غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) کے سلسلہ میں جو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی آپؑ پر نازل ہوئی تھی۔یہ الہامی پیشگوئی بھی یقیناً سچی ہے۔یہ موعود زکی غلام آپکا کوئی جسمانی لڑکا نہیں تھا اور نہ ہی یہ موعود آپکے گھر میں پیدا ہوا تھا۔واضح رہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں دونوں وجودوں (لڑکا اور غلام) میں سے لڑکے کے متعلق تو اللہ تعالیٰ کا اپنے مُلہم سے یہ قطعی وعدہ تھا کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت ونسل ہوگا لیکن موعود زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مُلہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں فرمایا۔آپ کو واضح رہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک غلط اور جھوٹا دعویٰ تھا اور اسکی تفصیل اس عاجز کی کتب،مضامین کے علاوہ میری تقاریر اور خطبات میں موجود ہے اور اگر آپ کو اس بات میں کوئی شک ہو تو آپ میری کتب،مضامین پڑھ کر اور میری تقاریر اور خطبات سن کر اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔میرا آپ سے سوال ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کو جس موعود زکی غلام، جس مصلح موعود اور مجدد موعود کی بشارت دی گئی تھی کیا وہ جماعت احمدیہ میں اب تک پیدا ہو چکا ہے یا کہ ابھی اُس نے پیدا ہونا ہے؟؟؟ آپکے مجدد نے ۲۲ر مارچ کے خطبہ جمعہ میں اس پر کوئی روشنی نہیں ڈالی ہے۔یہ صاحب ۱۹۹۹ء تک جماعت احمدیہ قادیان میں بطور مربی رہے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک وہ جماعت احمدیہ قادیان میں رہے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں اُن کا عقیدہ بھی وہی ہوگا جو قادیانی جماعت احمدیہ کا ہے۔اب تو وہ کہتے ہیں کہ جناب

مرزا بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر جھوٹا تھا۔ چونکہ آپ نے بھی اب سلطانی صاحب کو پندرھویں صدی ہجری کا مجدد مانا ہے لہٰذا لامحالہ آپ بھی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا سمجھتے ہونگے۔

السوال....مجدد صدی پانزدھم... کیا موعود مجدد ھوگا یا کہ غیر موعود مجدد؟؟؟

اس سوال کے ضمن میں جواباً گذارش ہے کہ آپ کو علم ہوگا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو تا قیامت ہر صدی ہجری کے سر پر کسی مجدد کے مبعوث ہونے کی بشارت دی ہوئی ہے۔ اُمت محمدیہ میں چودھویں صدی ہجری تک تیرہ (۱۳) مجدد مبعوث ہو کر تشریف لا چکے ہیں۔ آپ کو یہ بھی علم ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کے بیان فرمودہ تجدیدی سلسلہ میں دونوں قسم کے مجددین (موعود اور غیر موعود یعنی عمومی مجددین) شامل ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ حضرت مہدیؑ کی بعثت کے بعد محمدی تجدیدی سلسلہ احمدی تجدیدی سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے اور جس طرح محمدی سلسلہ میں دو (۲) موعود مجددوں (امام مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم) کی بشارت دی گئی ہے۔ اِسی طرح احمدی سلسلہ میں بھی غیر موعود مجددین کے علاوہ ایک موعود مجدد کی بشارت موجود ہے اور یہ موعود مجدد ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا زکی غلام ہے۔ اِس موعود زکی غلام کو حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ آنحضرت ﷺ کی بشارت کے مطابق کم از کم ہم سب احمدیوں کے ایمان کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے سر پر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ بطور مجدد صدی چہاردہم ظہور فرما چکے ہیں۔ آج دین اسلام اور عالم اسلام کی جو حالت ہے اور اسی طرح ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں ایک جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے نتیجہ میں احمدیت کا جو دِگرگوں حال ہے۔ یہ ہمیں قطعی خبر دیتا ہے کہ پندرھویں صدی ہجری کا سر کسی غیر موعود یعنی عمومی مجدد کی بجائے موعود مجدد یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی بعثت کا متقضی ہے۔ لہٰذا اس صورتحال کے پیش نظر دین اسلام (اپنے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے مقابلہ اور اپنے غلبہ کیلئے) پندرھویں صدی ہجری کے سر پر موعود زکی غلام مسیح الزماں (مسیح عیسیٰ ابن مریم) کی راہ تک رہا ہے تا کہ وعدہ اِلٰہی (هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۔ الصّف۔۱۰) کے مطابق دین مصطفےٰ ﷺ کو موعود غلبہ نصیب ہو۔

عزیزم۔ لہٰذا شروع سے ہی یوں مقدر تھا کہ غیر موعود مجددوں کی بجائے چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کے سروں پر بالترتیب دو (۲) موعود مجدد یعنی حضرت امام مہدیؑ اور موعود مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ ظاہر ہوں۔ اور اس عاجز کی یہ بات کہ دین اسلام کا غلبہ موعود مسیح ابن مریم کیساتھ مقدر ہے کوئی محض اندازے کی بات نہیں بلکہ بہت سارے مفسروں کے علاوہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ (حکم وعدل) بھی اِسی کی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصّف۔۱۰)۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبۂ کاملہ دین اِسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُنکے ہاتھ سے دین اِسلام جمیع آفاق اور اَقطار میں پھیل جائے گا۔'' (روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ)

عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں حضرت بانئے جماعت ؑ کے بڑے لڑکے جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد نے ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے موعود مصلح (موعود زکی غلام مسیح الزماں) کی بعثت سے پہلے ہی جماعت احمدیہ میں جو فتنے برپا کر دیئے ہیں ۔جھوٹے دعویٰ مصلح موعود سمیت ان تمام فتنوں اور خرابیوں کی اصلاح کسی عام یا غیر موعود مجدد کی بجائے بلاشبہ حضرت مرزا صاحب ؑ کو بشارت دیئے گئے موعود زکی غلام مسیح الزماں کے ہاتھوں ہونا ضروری ہے۔ مجھے اُمید ہے اس تمہیدی گفتگو کے بعد آپ سمجھ گئے ہونگے کہ پندرھویں صدی ہجری کے سر پر دین مصطفےٰ ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی احمدیت کو بطور مجدد صدی پانزدہم موعود زکی غلام کی کیوں تلاش ہے؟ آپ کو بھی اِسی موعود مصلح کو ڈھونڈنا چاہیے۔ اسی میں آپکی فلاح اور کامیابی ہے۔ اب میں آپکے نام نہاد مجدد اور نام نہاد کلیم اللہ مولوی سلطانی صاحب کے ۲۲/مارچ ۲۰۱۳ء کے خطبہ جمعہ کی طرف آتا ہوں۔ آپ نے اپنے مجدد صاحب سے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق خطبہ جمعہ دینے کیلئے ایک جائز اور علمی سوال پوچھا تھا۔ آپکے مجدد پر فرض تھا کہ اگر میں نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق کوئی ایسی غلط بات کہی ہو (جس کا حقیقت سے تعلق نہ ہو) تو اِسے چاہیے تھا کہ وہ اُس کا حوالہ دے کر شریفانہ اور مہذبانہ (جو کہ صاحب علم اور صاحب اللہ لوگوں کا طرہ امتیاز ہوتا ہے) انداز میں دلیل کیساتھ اس کا جواب دیتا۔ لیکن آپ نے اپنے آقا کا خطبہ سنا ہوگا کہ کیا اس نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق (سوائے بدزبانی اور غلاظت بکنے کے) کوئی علمی یا کام کی بات کی ہے؟؟ ہرگز نہیں۔ اسکے اِلہاموں اور مکالمہ ومخاطبہ سے تو اب اسکے مریدوں کا پیٹ بھرتا جارہا ہے۔ اب مریدوں کے چھوڑ جانے کا اس نام نہاد مجدد کے اندر جو ڈر ہے اِسکی تشفی کیلئے اور مایوس اور پریشان مریدوں کو تھوڑا بہت جھوٹا دلاسہ اور اطمینان دینے کیلئے اسکے اندر جو گند بھرا تھا۔ اپنے ۲۲/مارچ ۲۰۱۳ء کے خطبہ جمعہ میں اس نے وہ غلاظت باہر نکالی ہے؟؟؟؟

غلیظ اور گندہ دھن مولوی سلطانی کے جھوٹے اعتراضات اور اِنکے جوابات

آپکا نام نہاد مجدد اپنے ۲۲/مارچ ۲۰۱۳ء کے خطبہ میں ۱۶ منٹ ۳۲ سیکنڈ سے ۱۷ منٹ ۴۲ سیکنڈ پر کہتا ہے۔

(۱) **السوال**۔۔۔ ’’اب عبدالغفار جنبہ جو اس وقت کے زمانے کا نام نہاد اور جھوٹا شخص ہے اور نام نہاد مصلح موعود بنا پھرتا ہے وہ بندہ کہتا ہے کہ حضرت صاحب کو غلطی لگتی رہی۔ حضرت صاحب اجتہادی غلطی پہ غلطی کرتے چلے گئے اور اپنے بیٹوں کے نام جس کے اوپر رکھتے اور جس کے اوپر آپ اس پیشگوئی کا اطلاق کرتے اُس کو اللہ تعالیٰ مار دیتا تھا۔ یہ تم نے کیا غلط کام کیا ہے۔ بشیر اوّل کے اوپر اطلاق کیا۔ بشیر اوّل کو مار دیا مبارک احمد کے اوپر اطلاق کیا مبارک احمد کو مار دیا۔ پوتے پر اطلاق کیا اُس کو مار دیا اللہ نے۔ دیکھیں یہ مصلح موعود ہے۔‘‘

الجواب۔ عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔ میں نے اپنی تحریر اور تقریر میں کبھی یہ نہیں کہا یا لکھا کہ ’’حضرت صاحب کو غلطی لگتی رہی‘‘ بلکہ ہمیشہ یہ کہا اور لکھا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے تعین کے سلسلہ میں حضورؑ سے یہ اجتہادی غلطی ہوئی تھی۔ اگر میں نے یہ کہا اور لکھا ہو کہ حضورؑ کا بشیر احمد اوّل، مبارک احمد اور اپنے پوتے نصیر احمد کو زکی غلام (مصلح موعود) خیال کرنا یا گمان کرنا آپؑ کی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ اور سلطانی صاحب میرے الفاظ کو بدل کر اور میرے الفاظ اجتہادی غلطی میں سے اجتہادی کو چھوڑ کر میری طرف یہ فقرہ منسوب کر رہا ہے کہ ’’وہ بندہ کہتا

ہے کہ حضرت صاحب کو غلطی لگتی رہی''۔

عزیزم۔آپ یا سلطانی صاحب یا کوئی بھی انسان میری تحریروں اور تقریروں میں کسی ایک جگہ پر سے بھی مجھے نکال کر دکھا دیں کہ میں نے لفظ اجتہادی کے بغیر لفظ غلطی کو کسی جگہ ایک بار بھی حضورؑ کی طرف منسوب کیا ہو تو پھر تو میں مان لوں گا کہ سلطانی صاحب کی بات درست ہے لیکن اگر میں نے لفظ اجتہادی کے بغیر لفظ غلطی کو کبھی حضورؑ کی طرف منسوب ہی نہ کیا ہو۔۔۔تو پھر مولوی سلطانی صاحب کی میرے متعلق کیا یہ صریح کذبیانی، دروغ گوئی اور بہتان تراشی نہیں ہے؟؟؟۔۔۔کیا کسی کے متعلق کوئی متقی اور شریف انسان ایسی دروغ گوئی کرسکتا ہے؟؟؟؟ ہرگز نہیں۔ہاں کوئی دجالی اور شیطانی خصلت انسان یہ سب کچھ کرسکتا ہے۔پھر سلطانی صاحب میری طرف منسوب کرکے یہ کہتا ہے کہ میں (خاکسار) کہتا ہوں کہ (الف) ''بشیر اوّل کو ماردیا'' (ب) ''مبارک احمد کو ماردیا'' (ج) ''پوتے کو ماردیا''۔

عزیزم آپ یا قارئین کرام۔میری تحریروں اور تقریروں میں کسی ایک جگہ سے بھی نکال کر دکھا دیں کہ میں نے حضورؑ کے بچوں کے متعلق ''مار دیا'' کے الفاظ لکھے یا کہے ہوں۔کسی ایک جگہ پر بھی دکھا دیں۔واضح ہو کہ میں نے حضورؑ کے بچوں کے متعلق ''ماردیا'' کی بجائے ہمیشہ لکھا ہے ''فوت کرلیا'' یا ''فوت کرلیے''۔اب سوال ہے کہ جب میں نے حضورؑ کے بچوں کے متعلق کبھی ایک دفعہ بھی ''ماردیا'' کے الفاظ استعمال نہیں کیے تو پھر جو شخص میرے متعلق لوگوں کے آگے ایسے ایسے جھوٹ بول سکتا ہے تو پھر کیا وہ مجدد بننے کی خاطر لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے اپنی وحی والہام اور اپنے مکالمہ ومخاطبہ کے سلسلہ میں جھوٹ کیوں نہیں بول سکتا؟؟؟ ؎ دوستو اِک نظر خدا کیلئے سیّد الخلق مصطفےٰ کیلئے

واضح رہے کہ کوئی خالی متقی انسان کسی کے متعلق دروغ گوئی کرنا یا بہتان تراشی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا جبکہ صدی کا مجدد تو صدی کا سب سے بہت بڑا متقی انسان ہوتا ہے۔عزیزم۔کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ ایک انسان صدی کا سچا مجدد بھی ہو اور اُسکے تقویٰ کا یہ حال ہو کہ وہ لوگوں کے متعلق دروغ گوئی اور بہتان تراشی بھی کرتا پھرے؟؟؟ ؎ دین کا فر ''فکر تدبیر'' جہاد دین ملّاں فی سبیل اللہ فساد

عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔ہوسکتا ہے آپکے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ اجتہادی غلطی اور غلطی کہنے میں کیا فرق ہے؟ یا فوت کرلیا یا ماردیا میں کیا فرق ہے؟ میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ اجتہادی غلطی کی بجائے صرف غلطی کہنے میں زمین وآسمان کے برابر فرق پڑ جاتا ہے۔اسی طرح فوت کرلیا اور ماردیا میں بھی زمین وآسمان کے برابر فرق ہے۔''اجتہادی غلطی'' کو ''غلطی'' کہنے اور ''فوت کرلیا'' کو ''ماردیا'' کہنے میں وہی فرق ہے جو سلطانی صاحب کو ''کیا آپکا والد زندہ ہے؟'' کہنے کی بجائے ''کیا آپکی ماں کا خصم زندہ ہے؟'' کہنے میں فرق ہے۔ اس قسم کے دجل اور بہتان تراشیاں تو ایک عام متقی انسان کی شان کے بھی خلاف ہیں چہ جائیکہ ایک مجدد صدی ہونے کا دعویدار ایسے جھوٹ اور بہتان تراشیوں کا مرتکب ہو اور لفظوں کے پردے میں اپنی شیطنت کا مظاہرہ کرتا پھرے۔کیا ایسے دروغ گو اور بہتان تراش غلیظ مولوی کو اللہ تعالیٰ کا الہام ہوسکتا ہے؟؟ ہرگز نہیں۔۔۔فَتَدَبَّرُوا اَیُّهَا العَاقِلُوْن۔

عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔۔۔خاکسار پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں حضورؑ کے لڑکوں کے متعلق عرض کرتا ہے کہ۔۔۔

(اولاً) کیا حضرت بانئے جماعتؑ نے اپنے پہلے لڑکے بشیر احمد اوّل کو مولود مسعود (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۴۱) کہہ کر اِسے مصلح

موعود یا پسر موعود خیال نہیں کیا تھا؟؟اور کیا یہ لڑکا پندرہ (۱۵) ماہ زندہ رہ کر مورخہ ۴ر نومبر ۱۸۸۸ء کے دن فوت نہیں ہو گیا تھا؟؟

(ثانیاً) حضرت بانئ جماعتؑ نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے اور تین کو چار کرنیوالے صاحبزادہ مبارک احمد کو مولود مسعود (تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳) کہہ کر مصلح موعود یا پسر موعود خیال نہیں کیا تھا؟؟اور کیا حضورؑ کا یہ لڑکا مورخہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۰۷ء کے دن فوت نہیں ہو گیا تھا؟؟؟ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۸۷)

(ثالثاً) حضرت بانئ جماعتؑ کو غلام کے متعلق درج ذیل مبشر الہامات بھی ہوئے تھے۔

(۱) ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔نَافِلَةً مِّنْ عِندِیْ۔" ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ہماری طرف سے نافلہ ہے۔(تذکرہ صفحہ ۵۰۰/ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ا مورخہ ۱۰۔جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۲) مارچ ۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔" ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔(تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

حضورؑ نے درج بالا مبشر الہامات کے مطابق نافلہ سے اپنا پوتا مراد لیتے ہوئے جب ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کو اپنے پہلے پوتے مرزا نصیر احمد ابن مرزا بشیر الدین محمود احمد (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸) پر چسپاں کیا تو وہ پوتا بھی فوت ہو گیا۔

عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔حضورؑ نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود یا پسر موعود کو اجتہادی رنگ میں اپنے دو لڑکوں اور ایک پوتے پر چسپاں کیا تھا لیکن اِن تینوں بچوں کو اللہ تعالیٰ نے نوعمری میں ہی فوت کر لیا۔اس میں خاکسار نے کیا غلط بات کہی ہے؟؟ حضورؑ نے پیشگوئی مصلح موعود کو اپنے تینوں بچوں (مرزا بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) پر منطبق نہیں کیا تھا اور یہ سارے بچے زندہ رہے اور کیا اِنہوں نے طویل عمریں نہیں پائیں تھیں؟؟؟ واضح رہے کہ ایک بار پھر میں کہتا ہوں کہ میں نے حضورؑ کے متعلق کبھی یہ نہیں کہا کہ آپؑ نے غلطی کی بلکہ ہمیشہ یہی کہا ہے کہ آپؑ سے اپنے بچوں (بشیر احمد اوّل، مبارک احمد، نصیر احمد ابن بشیر الدین محمود احمد) کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق سمجھنے میں اجتہادی غلطی واقع ہوئی تھی اور یہ سچ ہے کیونکہ موعود زکی غلام (مصلح موعود) تو آپؑ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔اور اسی طرح میں نے یہی کہا اور لکھا ہے کہ حضورؑ نے اپنے جس لڑکے کو بھی موعود زکی غلام (مصلح موعود) خیال کیا اللہ تعالیٰ نے اُسے فوت کر لیا اور سلطانی صاحب جھوٹے طور پر میری طرف "ماردیا" کے الفاظ منسوب کر رہا ہے۔میں جو کچھ بھی لکھ رہا ہوں دلیل کیساتھ لکھ رہا ہوں۔عزیزم۔آپ سے میرا سوال ہے کہ کیا آپ نے جس مولوی کو مجدد قبول کیا ہے۔دروغ گوئی، کذب بیانی، بہتان تراشی اور الفاظ کے پردے میں لوگوں کو دغا دیتے پھرنا کیا یہ اسکے تجدیدی کارنامے ہیں؟؟؟ کیا ایسے دغاباز انسان پر بھی وحی اور الہام نازل ہو سکتا ہے؟؟؟ کیا ایسے دغابازوں اور کاذبوں کو اللہ تعالیٰ مجدد مبعوث کر سکتا ہے؟؟؟ ہرگز نہیں۔فَتَدَبَّرُوْا اَيُّهَا الْعَاقِلُوْن۔

عزیزم۔آپ کو واضح رہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آخری زمانے کے مولویوں کا اس طرح نقشہ کھینچا ہے۔

عَنْ عَلِیٍّؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا

رَسْمُهٗ مَسَاجِدُ ھُمْ عَامِرَةٌ وَ ھِیَ خَرَابٌ مِنَ الْھُدٰی عُلَمَآءُ ھُمْ شُرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ۔(رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۔مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ٧٦)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا:عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی۔اِنکے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہونگے۔ان میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہونگے۔روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب لایمان میں۔

عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ انصاف اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے میری معروضات پر غور وفکر فرمائیں گے کیونکہ بالآخر آپ نے بھی مرنا ہے اور آپکی بھی اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی ہوگی۔؟؟؟

حضورؑ کی اجتہادی غلطی کے سلسلہ میں ایک وضاحت ؟؟؟

عزیزم۔آپ سب جانتے ہیں کہ حضرت بانئ جماعتؑ نے اپنے لڑکے بشیر الدین محمود احمد کا نام بطور تفاؤل رکھا تھا اور اِنکے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کے متعلق کامل انکشاف کے بعد اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا تھا(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ١٩١)۔بعد ازاں حضورؑ نے بشیر الدین محمود احمد کو اپنی زندگی میں کبھی بھی مولود موعود یا مولود مسعود یا مصلح موعود نہیں کہا تھا۔حضورؑ کا ایک ایسا لڑکا جس کو حضورؑ نے نہ مولود موعود کہا،نہ مولود مسعود کہا،نہ مصلح موعود کہا،نہ ہی اسکے متعلق تین کو چار کرنیوالا کہا اور نہ ہی اسکے متعلق یہ کہا کہ یہ لڑکا ٢٠رفروری ١٨٨٦ءکی الہامی پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوا ہے۔بطور تفاؤل نام رکھے جانے والا یہ لڑکا جانتا تھا کہ حضورؑ کے زندہ لڑکے(بشیر الدین محمود احمد،بشیر احمد اور شریف احمد)پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق(دیکھئے نیوز نمبر ٨١)نہیں ہیں۔اسکے باوجود بطور تفاؤل نام رکھے جانے والے اس لڑکے نے ١٩٤٤ءمیں دعویٰ مصلح موعود کیا اور جماعت احمدیہ قادیان نے اس کا یہ جھوٹا دعویٰ مصلح موعود قبول کرلیا تھا۔اب خاکسار نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر احمدیوں کے آگے سب کچھ کھول کر رکھ دیا ہے کہ جناب بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ قطعی طور پر جھوٹا تھا اور یہ بھی کہ حضورؑ کے زندہ لڑکے تو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے۔اب اگر قادیانی حضرات میری بات کو نظر انداز کرتے ہوئے جناب بشیر الدین محمود احمد کی مصلح موعودی پر اَڑے رہتے ہیں تو پھر مرنے کے بعد یقیناً یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونگے۔اور اللہ تعالیٰ اِن سے پوچھے گا کہ۔۔۔میرے ایک بندے نے تمہیں کھول کھول کر سب کچھ بتا دیا تھا تب بھی تم نے ایک غلط دعوے کو کیوں نہ چھوڑا؟؟؟

اور یہ سارے قادیانی حضرات میدان محشر میں بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود یا پسر موعود کہنے کا حضرت بانئ جماعتؑ کو کوئی دوش (الزام)نہیں دے سکیں گے۔کیونکہ حضورؑ میدان محشر میں جواباً کہیں گے کہ اے میری جماعت کے لوگوں!میں نے کب بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود یا پسر موعود قرار دیا تھا؟؟میں نے تو بطور تفاؤل اس کا صرف نام رکھا تھا اور اس طرح بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود بنانے اور ماننے والوں کا نہ صرف منہ بند ہوجائے گا بلکہ وہ میدان محشر میں مجرم بھی قرار پائیں گے۔

اے عزیزم عبدالرحمٰن افضل صاحب۔لیکن بشیر احمد اوّل یا مبارک احمد یا آپکا پوتا نصیر احمد ابن بشیر الدین محمود احمد جنہیں حضورؑ نے مولود موعود یا مولود مسعود یا پیشگوئی کا مصداق قرار دے کر انہیں بالواسطہ رنگ میں پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق قرار دیدیا تھا۔اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر اِن میں سے کوئی لڑکا زندہ رہتا اور وہ بشیر الدین محمود احمد کی طرح قادیانیوں کے مصلح موعود بنانے سے دعویٰ مصلح موعود کر دیتا اور سارے احمدی اُسکے جھوٹے دعوے کو مان بھی لیتے۔بعدازاں حضورؑ کی ذریت (جماعت احمدیہ) میں سے اللہ تعالیٰ کسی کو خاکسار کی طرح مصلح موعود یا پسر موعود بنا کر جماعت احمدیہ میں کھڑا کرتا تو احمدیوں کے پاس ایک دلیل ہوتی کہ حضورؑ بشیر احمد اوّل یا مبارک احمد یا نصیر احمد کو مصلح موعود یا پسر موعود قرار دے کر گئے ہیں۔اِن تینوں میں سے فلاں نے دعویٰ کیا تھا اور ہم نے حضورؑ کے فرمان کی پیروی کرتے ہوئے اُسکے دعوے کو قبول کرلیا ہے۔لہٰذا اب ہم آپکے دعوے کو کس طرح سچا سمجھ سکتے ہیں یا قبول کر سکتے ہیں؟ اے عزیزم۔اس طرح سچے مصلح موعود کا انکار کرنیوالے سارے احمدی قیامت کے دن حضرت مرزا صاحبؑ کو ملزم بناتے کہ اگر ہم نے بشیر احمد اوّل یا مبارک احمد یا نصیر احمد کے دعویٰ مصلح موعود کو قبول کیا تھا تو اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ نے اپنی زندگی میں بذات خود اِس کو مولود موعود، مولود مسعود یا مصلح موعود یا تین کو چار کرنیوالا اور اِس کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ءکی الہامی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا تھا تو پھر آپکے بعد جب آپکے بقول مولود موعود، مولود مسعود، مصلح موعود (بشیر احمد، مبارک احمد یا پوتا نصیر احمد) بچے نے دعویٰ کیا تو ہم نے اُسکے دعوے کو قبول کرلیا۔اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟؟؟

قصور تو آپکا ہے۔جب یہ مصلح موعود نہیں تھا تو پھر آپ نے اپنی زندگی میں اِسے کیوں مولود موعود، مولود مسعود یا مصلح موعود کہا تھا؟؟ عزیزم! اگر حضورؑ کے یہ تینوں بچے زندہ رہتے اور ان میں سے کوئی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیتا تو پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ مہدی و مسیح موعود احمدیوں کے آگے ملزم بن جاتا۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے (یعنی تین) لڑکے (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد) حضورؑ کو دوسری بیوی سے دینے تھے وہ تو دے دیئے لیکن جن لڑکوں (بشیر احمد اوّل، مبارک احمد، پوتا نصیر احمد) کو حضورؑ نے مولود موعود، مولود مسعود یا تین کو چار کرنیوالا یا جس کے متعلق یہ کہا تھا کہ یہ لڑکا ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ءکی الہامی پیشگوئی کے مطابق ہوا ہے، اُنہیں اللہ تعالیٰ نے فوت کرلیا تا کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے پر قیامت کے دن کوئی الزام نہ رہے اور نہ کوئی لگا سکے۔اور اپنے سچے مرسلوں کی اس قسم کی اجتہادی غلطیوں کو اللہ تعالیٰ نے مٹانے کا وعدہ اپنے کلام میں فرمایا ہوا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ الحج کی آیت نمبر ۵۳ میں فرماتا ہے۔

”وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ۔“ اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا نہ نبی مگر جب بھی اس نے کوئی خواہش کی، شیطان نے اُسکی خواہش کے رستہ میں مشکلات ڈال دیں۔پھر اللہ اُس کو جو شیطان ڈالتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو اُس کے اپنے نشان ہوتے ہیں ان کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ بہت جاننے والا، حکمت والا ہے۔

عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔جن لڑکوں کو حضورؑ نے اجتہادی رنگ میں پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق سمجھا تھا۔چونکہ یہ لڑکے اِلٰہی علم میں مصلح موعود نہیں تھے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کا دامن صاف کرنے کے لیے مرسلوں کیساتھ اپنے سچے وعدہ (فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى

الشَّیۡطٰنُ ثُمَّ یُحۡکِمُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ) کے مطابق اِن لڑکوں کو فوت کر لیا تھا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس حقیقت کا اپنی تحریروں اور تقاریر میں جا بجا بڑے ادب کیساتھ اسی طرح اظہار کیا ہے جس طرح حضورؑ نے اِلٰہی علم کے بعد وفات مسیحؑ کا ذکر جا بجا اپنی کتب میں کیا تھا۔ یہ تو نبیوں والی حکمت اور معرفت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے چنیدہ بندوں کو بخشا کرتا ہے۔ عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔ انصاف اور تقویٰ سے بتائیں کہ اس میں خاکسار نے کیا برائی کی ہے؟؟؟ لیکن آپکا یہ گندہ دہن مولوی ایک ایسے انسان (عاجز) پر اپنے خطبہ جمعہ میں ۱۷ منٹ ۸ سیکنڈ پر درج ذیل غلیظ اور گندے الزامات لگا تا پھر رہا ہے کہ۔۔۔۔ ”ایسی خباثت حکم وعدل اور امام مہدی علیہ السلام کے اوپر ایسا الزام اور ایسے جو ہے تعلقات کی خرابی ہے اللہ تعالیٰ کیساتھ کہ خدا تعالیٰ یہاں تک سزا دے رہا ہے، کہ بچوں کو مار رہا ہے، پھر بھی بندہ نہیں سمجھ رہا کہ میں غلطی کر رہا ہوں۔ نعوذ باللہ من ھذا الخرافات۔ عبدالغفار جنبہ۔ الخبیث۔ کیسا گندہ انسان ہے، بھئی بات کو سمجھو۔ ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ مصلح موعود جب پیدا ہو جاتا تو پھر حضرت صاحب بتاتے یہ ہو گیا ہے۔“

عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔ یہ جو اس عاجز پر خباثت اور خرافات بکنے کا الزام لگا رہا ہے یہ الزامات اس غلیظ اور نجاست خور مولوی کے جھوٹے اور غلیظ عقائد کی وجہ سے اِسی پر صادق آتے ہیں۔ اس ضمن میں خاکسار اس غلیظ اور خبیث مولوی کی خباثت اور خرافات کا آپ سب کے آگے ثبوت پیش کرتا ہے۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ میں قرآن کریم میں اپنے وعدے ﴿فاتحہ (۶،۷) النساء (۷۰،۷۱) الانعام (۸۴ تا ۹۱)﴾ اور اسی طرح اپنے عظیم خاتم الانبیاء اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے وعدہ کے مطابق ایک اُمتی فرد حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اُمتی نبوت کا انعام بخشا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے کی وحی میں اُسکے متعلق فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ملھم کو نبی کا خطاب دینا اور ملھم کا بھی حلفاً اپنی نبوت کا اقرار کرنا۔

(۱) ۸ر فروری ۱۹۰۶ء۔ یَانَبِیَّ اللّٰہِ کُنۡتُ لَآ اَعۡرِفُکَ (تذکرہ صفحہ ۵۰۷۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱) (زمین کہتی ہے) اے نبی اللہ! میں تم کو نہیں پہچانتی تھی۔ (۲) ۱۹۰۷ء۔ یَآ اَیُّھَاالنَّبِیُّ اَطۡعِمُوا الۡجَآئِعَ وَالۡمُعۡتَرَّ۔ (تذکرہ صفحہ ۶۳۱۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳) اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔ (۳) ۱۹۰۳ء۔ یَآ اَحۡمَدُ جُعِلۡتَ مُرۡسَلاً۔ (تذکرہ صفحہ ۴۰۵۔ تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۵،۴۶) اے احمد تو مرسل بنایا گیا۔ (۴) ۹ر نومبر ۱۹۰۵ء۔ اِنِّیۡ مَعَ الرَّسُوۡلِ اَقُوۡمُ۔ (تذکرہ صفحہ ۴۳۷۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۳۳ مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۷) میں اپنے رسول کیساتھ کھڑا ہوں گا۔

ملہم من اللہ (حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام) خود اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

(۱) ”میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی (۱۹۰۷ء) روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳) (۲) ”سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۹۷۔ حضورؑ کا خط ۲۳ر مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور)

حضرت مرزا صاحبؑ کی اولیاء اور اقطابِ اُمتؒ پر بوجہ نبوت فضیلت۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتﷺ کو دیگر سارے انبیاء علیہم السلام سے ممتاز کرنے کیلئے آپؐ کو ایک عزت کا خطاب خاتم النبیین (احزاب۔۴۱) بخشا ہے۔ اب خاتم النبیین کے کیا معانی ہیں اس کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرتﷺ جانتے تھے اور یا پھر اُمت میں وہ برگزیدہ اِنسان جان سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس خطاب کی حقیقت سے آگاہ فرمادے۔ چونکہ خاکسار اپنے مضمون نمبر ۳۹ میں خاتم النبیین پر مفصل روشنی ڈال چکا ہے لہٰذا اِس بحث کو چھوڑتے ہوئے یہاں پر میرا آپ سے سوال ہے کہ کیا کوئی سچا مسلمان آنحضرتﷺ سے آپ کا یہ عزت کا خطاب چھین کر آپؐ کو محض نبی یا رسول ثابت کرنے کی جرأت کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اِسکی وجہ یہ ہے کہ سلسلہ اَنبیاء علیہم السلام میں آنحضرتﷺ کی فضیلت اسی خطاب کی وجہ سے ہے۔ کوئی نام نہاد مسلمان یا منافق تو آنحضرتﷺ کو نعوذ باللہ خاتم النبیین کی بجائے محض نبی یا رسول ثابت کرنے کی کوشش کرسکتا ہے لیکن سچا مسلمان ایسی کوشش کرنا تو درکنار وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ بعینہٖ آنحضرتﷺ کے بعد آپکی اُمت میں حضرت مرزا غلام احمدؑ واحد وہ اُمتی وجود ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دیگر اَولیاء واقطابِ اُمت سے ممتاز کرنے کیلئے اُمتی نبی اور رسول ہونے کا خطاب بخشا ہے۔ اِس حقیقت کے اثبات کیلئے خاکسار ذیل میں حضورؑ کے دو اقتباسات درج کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں مورخہ ۲۳ رمئی ۱۹۰۸ء کو جو آخری اشتہار لکھا تھا اس میں آپؑ فرماتے ہیں۔

(۱) ’’اس لیے محض مجھے اِمتیازی مرتبہ بخشنے کیلئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے تاکہ اِن میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہوجائے۔ ان معنوں سے میں نبی بھی ہوں اور اُمتی بھی تاکہ ہمارے سیّد و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح اُمتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۹۸۔ حضورؑ کا خط محررہ ۲۳ رمئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور)

(۲)۔۔’’غرض اِس حصہ کثیر وحی الٰہی اور اُمورِ غیبیہ میں اِس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اَولیاء اور اَبدال اور اَقطاب اِس اُمت میں سے گزر چکے ہیں۔ اُن کو یہ حصہ کثیر اِس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امورِ غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی۔‘‘ (حقیقۃ الوحی (۱۹۰۷ء) روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶ تا ۴۰۷)

عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔ درج بالا دونوں دلائل کیا اس حقیقت کا بیّن ثبوت نہیں ہیں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ قطعی طور پر ایک اُمتی نبی اور رسول تھے اور اُمت محمدیہ میں دیگر اَولیاء واقطاب اور بزرگان میں سے کسی ایک کو بھی یہ مقام ومرتبہ نہیں دیا گیا ہے۔ ایسے قطعی اور بیّن دلائل کے ہوتے ہوئے اگر حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کی پیروی کا دم بھرنے والا ایک نام نہاد احمدی آپؑ کو نبی کی بجائے جزوی نبی یا محدث ثابت کرنے پر تلا ہوا ہو تو پھر لامحالہ دیگر احمدیوں کے ذہن میں یہ سوال ضرور پیدا ہوگا کہ ایسا احمدی کیا حضورؑ کا مومن ہے یا کہ کافر یا کہ منافق؟ عزیزم۔ آپ بذات خود فیصلہ کرلیں کہ یہ عاجز جس نے حضرت بانئے جماعتؑ کی پیروی میں اور آپکی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں آپؑ کے موعود غلام ہونے کی نعمت پائی ہے۔ کیا وہ خوش قسمت انسان بقول سلطانی نعوذ باللہ خبیث ہے یا کہ وہ نعوذ باللہ خرافات

بک رہا ہے یا کہ یہ دروغ گو مولوی بذات خود نہ صرف خبیث ہے بلکہ مجدد بننے کیلئے حضورؑ کے متعلق خرافات بھی بکتا پھر رہا ہے۔ یہ نام نہاد مجدد نہ صرف خبیث اور خرافات بکتا پھر رہا ہے بلکہ اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹا بھی ہے۔ میں اسکے کاذب ہونے اور اسکے منہ سے متضاد بیانوں کی مثال آپ سب کے آگے پیش کرتا ہوں۔ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے؟؟؟

ایک وقت میں اپنے منہ سے دو متضاد باتوں کا اظہار کیا دجالیت نہیں ہے؟؟؟۔۔۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول بنایا اور آپ اپنی وفات تک اپنی نبوت و رسالت کا اقرار کرتے رہے۔ جس عظیم الشان وجود کو اللہ تعالیٰ نبی اور رسول بنا دے تو کیا اُس برگزیدہ وجود کا کوئی مخلص اور سچا پیرو کار اُسے غیر نبی یا محدث ثابت کرنا پسند کریگا؟ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی احمدی یہ ایمان رکھتا ہے کہ میں حضرت مرزا صاحبؑ کو شرعی نبی (حقیقی نبی) یا مستقل نبی (بلا وسطہ نبی) نہیں مانتا بلکہ میں آپؑ کو بروزی یا ظلی نبی مانتا ہوں تو اُس کا یہ مؤقف بالکل درست ہوگا۔ لیکن اگر کوئی احمدی حضرت مرزا صاحبؑ کو سچا بھی مانے اور آپکی پیروی کا دم بھرنے والا بھی ہو لیکن ساتھ ہی حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت و رسالت (جس مفہوم میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو نبی اور رسول بنایا ہے) کا انکاری بھی ہو تو ایسا انسان منہ سے خوہ لاکھ بار آپ کو صادق کہتا رہے وہ آپ کی نبوت (جس مفہوم میں بھی آپ نبی و رسول تھے) کا انکار کر کے نہ آپکا مومن ہو سکتا ہے اور نہ ہی آپؑ کو صادق ماننے والا اقرار پا سکتا ہے۔ منہ سے اپنے آقا علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمدؑ کی پیروی کا دم بھرنیوالے جناب سلطانی صاحب ایک طرف تو حضورؑ کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور دوسری طرف اُسی منہ سے آپکی نبوت کا انکار بھی کر دیتے ہیں۔

مثلاً آپکا نجاست خور مولوی لکھتا ہے۔ ''اُمت مسلمہ کے دیگر لکھوکھا اَولیاء و بزرگان کا اپنے ربّ سے زندہ تعلق تھا اُنہیں اللہ کی طرف سے خبریں ملتی تھیں۔ رؤیا وکشوف اور الہامات بکثرت ہوتے تھے۔ وہ مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف تھے۔ مگر ان (حضرت مرزا صاحب علیہ السلام۔ ناقل) کی طرح کثرت چونکہ کسی کے حصہ میں نہ آئی اس لیے نبیٔ پاک ﷺ نے کسی اور کو خاص کر کے اُس کیلئے پیشگوئی کے طور پر نبی کا لفظ استعمال نہ کیا جیسا کہ صحیح مسلم میں آنیوالے مسیح کیلئے کیا۔ لیکن نبی لفظ کا استعمال اِنہی مذکورہ بالا معنوں میں تھا یعنی استعارۃً نبی۔ نہ کہ اس لفظ سے نبوت کے جاری رہنے کا دروازہ کھولا گیا۔'' (مسئلہ نبوت صفحہ۔۷)

عزیزم۔ نبوت تو بنی نوع انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی یہ رحمت کس طرح بند کر سکتا ہے؟؟ جب اللہ تعالیٰ اس دنیا میں قیامت سے پہلے مادی نعماء (ہوا، پانی اور روشنی) کو ختم نہیں کر سکتا کیونکہ ان پر انسانوں کی مادی زندگی کا دار و مدار ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اُن دائمی روحانی نعمتوں (جن کی نہ صرف اس دنیا میں انسانوں کو ضرورت ہے بلکہ اُخروی زندگی میں تو دار و مدار ہی ان روحانی نعمتوں پر ہوگا) میں سے کسی ایک کو بھی کس طرح ختم کر سکتا ہے۔؟؟؟ ہاں جن کو ایسی کوئی نعمت نصیب نہ ہو تو پھر ایسے محروم اور مردود لوگ اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمتوں کو ضرور بند کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ ایک وقت میں ایک برگزیدہ بندہ نبی اور غیر نبی دونوں نہیں ہو سکتا۔ یا وہ نبی ہوگا اور یا پھر غیر نبی۔ جاننا چاہیے کہ جس انسان کو اللہ تعالیٰ نبی بنا دے تو نہ ہی وہ غیر نبی یا محدث ہوا کرتا ہے اور نہ ہی کوئی اُس سے نبوت کا انعام چھین سکتا ہے اور اِسی طرح جس کو اللہ تعالیٰ

نبی نہ بنائے اُسے ساری دنیا مل کر بھی نبی نہیں بنا سکتی۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی پیروی کا دم بھرنے والا ایسا دروغ گو مولوی اس صدی کا سب سے بڑا دجال تو ہوسکتا ہے لیکن مجدد صدی پانزدہم ہرگز نہیں ہوسکتا۔

(۲) السوال۔ پندرھویں صدی ہجری کا یہ دروغ گو قادیانی مولوی اپنے خطبہ کے ۱۹ منٹ ۱۵ سیکنڈ سے ۱۹ منٹ ۵۵ سیکنڈ پر کہتا ہے کہ۔۔

''اب عبدالغفار جنبہ اُس بیچارے کو پتہ پُتا ہے کچھ نہیں۔ ایسے ہی وہ implementation کرتا پھرتا ہے۔ نہ روحانیت کا پتہ ہے نہ even جو ہے دنیاوی اصولوں کا پتہ ہے۔ نہ ہی حضرت صاحب کے لٹریچر کا صحیح طرح مطالعہ ہے۔''

الجواب۔ یہ وہ قادیانی بھگوڑا مولوی ہے جس نے اس عاجز سے پڑھنے کیلئے میری کتب منگوائیں تھیں۔ واضح ہو کہ میں نے یہ کتب حضرت بانئے جماعتؑ کی کتب کو پڑھ کر ہی لکھی ہیں۔ آج یہ مولوی مکرم ومحترم ظہور احمد صاحب سے بحث کے دوران کبھی (ایک گھنٹہ ۱۹ منٹ پچیس سیکنڈ پر) کہتا ہے کہ میں نے جنبہ صاحب کی کتب پڑھیں نہیں ہیں۔ اور کبھی (ایک گھنٹہ ۲۹ منٹ ۲۹ سیکنڈ) پر کہتا ہے کہ میں نے جنبہ صاحب کی کتب پڑھیں ہیں۔ ایک ہی سانس میں یہ قادیانی مولوی دو متضاد باتیں اپنے غلیظ منہ سے نکالتا ہے۔ آپ اس سے پوچھیں کہ کیا اس نے عبدالغفار جنبہ سے کتب بھیجنے کی درخواست نہیں کی تھی؟ اور کیا عبدالغفار جنبہ نے اسکے مطالعہ کیلئے اپنی کتب اِسے ارسال نہیں کی تھیں۔ آج یہ غلیظ مولوی اس عاجز کے متعلق کہہ رہا ہے کہ عبدالغفار جنبہ کا نہ کوئی علم ہے اور نہ اسکے پاس روحانیت ہے؟ میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ اگر تو جھوٹ اور گندہ ذہنی کا نام علم اور روحانیت ہے تو پھر یہ علم اور روحانیت واقعی میرے پاس نہیں ہے۔ ایسے علم اور ایسی روحانیت کا یہ غلیظ قادیانی بھگوڑا مولوی شہسوار ہے۔ دروغ گوئی اور جھوٹ کی نجاست کھانے میں شاید کوئی بھی شریف اور صاحب علم انسان اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ لیکن اگر علم اور روحانیت سے مراد نبیوں کی پیروی اور اُنکی وراثت میں ملنے والا علم وعرفان ہے تو پھر یہ شیطان مولوی کیا اِسکی ساری نسل بھی میرا مقابلہ تو کیا میرے مریدوں کا مقابلہ بھی نہیں کرسکتی۔ علم ومعرفت اور روحانیت میں تو یہ شخص عبدالغفار جنبہ کے پاؤں کی خاک چاٹنے کے بھی قابل نہیں ہے۔ عبدالغفار جنبہ تو وہ خوش بخت انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے پیارے نبی ﷺ کی برکت سے زندہ کیا اور پھر محمدی مریم کی دعا اُسے زمین سے اُٹھا کر آسمان پر لے گئی۔ اور اب وہ ایسے شیطان فطرت اور نجاست خور مولویوں کی درگت بنانے کیلئے روحانی اسلحہ سے لیس ہوکر (نزول فرمانے کے بعد) دین اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے نبرد آزما ہے۔

عزیزم۔ آپ اپنے اِس نام نہاد مجدد سے ضرور پوچھنا کہ جن استادوں نے تجھے جامعہ احمدیہ میں حضرت مرزا صاحبؑ کی کتب پڑھائیں تھیں وہ تیرے استاد، اور وہ تیرے ماموں عبدالغفار جنبہ کے آگے آگے بھاگتے پھر رہے ہیں اور اُنہیں کوئی سچائی نہیں دے رہا کہ اب وہ کیا کریں؟؟؟ اور سلطانی تو عبدالغفار جنبہ کی کتابیں پڑھ کر اُسی کے متعلق بک بک کر رہا ہے کہ۔۔''اُس بیچارے کو پتہ پُتا ہے کچھ نہیں''۔

عزیزم۔ اِس سے پوچھو کہ جو کتابیں پڑھنے کیلئے اس نے عبدالغفار جنبہ سے منگوائیں تھیں۔ کیا یہ کتابیں اِسکے باپ نے لکھیں تھیں؟؟؟

(۳) السوال۔ یہ غلیظ اور خبیث مولوی آگے کہتا ہے۔۔۔''اور حضرت صاحب پر الزام لگا رہا ہے کہ خدا اور جو ہے حضرت مسیح موعودؑ کیساتھ خدانا خواستہ دشمنی ٹھہر گئی تھی کہ وہ بچوں کو مار رہا تھا خدا اور وہ حضرت مسیح موعود implementation ہی کرتے چلے جا رہے تھے اُس

پیشگوئی کی، ہرگز ایسی کوئی بات نہیں تھی۔"

الجواب۔۔۔عزیزم۔ واضح ہو کہ میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے لڑکے (بشیرالدین محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد) اپنے برگزیدہ بندے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو بخشنے تھے وہ تو بخش دیئے ہیں۔ اور اپنے سچے اور پکے وعدہ (فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْکِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ۔ سورہ الحج۔۵۳) کے مطابق اپنے برگزیدہ بندے کو ہر اعتراض اور ہر الزام سے پاک کرنے کیلئے اُس نے اُن بچوں کو فوت کر لیا جن کے زندہ رہنے اور دعویٰ کرنے کے نتیجہ میں قیامت کے دن آپؑ پر اعتراض یا الزام عائد ہو سکتا تھا۔ باقی سب خرافات اس غلیظ مولوی کی اپنی ہیں نعوذباللہ من ھذہ الخرفات و الکفریات ۔ یہ اپنی شیطانی خصلت اور اپنے دجالی خمیر کی بدولت ان خرافات کو میری طرف منسوب کر رہا ہے۔۔۔ میں اِسکی ہرزہ سرائی کے متعلق یہی کہوں گا کہ۔۔۔ وَاتَّقُوااللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُالْعِقَاب۔

(۴) **السوال**۔ یہ بدزبان مولوی آگے کہتا ہے۔۔۔"حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور اتنی شان سے پوری ہوئی کہ دنیا میں ڈھونڈ و ایسی نظیر نہیں ملے گی کہ ایک بندے کو اتنے سال پہلے جو ہے وہ چار لڑکوں کی خوشخبری دی گئی ہو اور وہ جو چاروں لڑکے جو ہیں وہ اپنے اپنے ٹائم پر پیدا ہوئے ہوں اور پیدا ہونے سے پہلے پھر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہو کہ وہ پیدا ہونے والا ہے بچہ۔"

الجواب۔ عزیزم آپ سے گذارش ہے کہ آپ اپنے نام نہاد اور جعلی مجدد سے پوچھیں کہ اگر حضورؑ کو چاروں لڑکوں کا وعدہ ملا اور وہ چاروں لڑکے پیدا ہو گئے۔ تو پھر پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت پر یہ دروغ گو مولوی کیا روشنی ڈال رہا ہے؟؟ یہاں سوال یہ ہے کہ حضورؑ کو چار لڑکوں کا وعدہ ملنا اور پھر اس وعدہ کے مطابق چاروں لڑکوں کا پیدا ہو جانا ہی کیا پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت ہے؟؟؟ واضح رہے کہ پندرھویں صدی کے سر سے پہلے تو پیشگوئی مصلح موعود پوری ہی نہیں ہوئی ہے۔ کیا یہ دروغ گو مولوی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق لوگوں کے آگے جھوٹ نہیں بول رہا؟؟ اے بدزبان مولوی! اگر تیرا پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق یہی علم ہے کہ حضورؑ کو چار لڑکوں کی بشارت ہوئی تھی اور یہ چاروں لڑکے اپنے وقت پر پیدا ہو گئے تو پھر تجھے مجدد بننے کی ٹرائی کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔ جامعہ احمدیہ میں کیا تجھے تیرے استاد یہی کچھ پڑھاتے رہے تھے؟ عزیزم! اپنے مولوی کا ۲۲/ مارچ ۲۰۱۳ء کا خطبہ جمعہ سننے کے بعد کیا پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں آپکے علم میں کچھ اضافہ ہوا ہے؟؟ اور اگر کوئی علمی اضافہ ہوا ہے؟؟ تو پھر آپ اس علمی مائدہ سے دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچایئے؟؟؟

(۵) **السوال**۔ مولوی سلطانی صاحب آگے ۲۰ منٹ ۲۰ سیکنڈ سے ۲۱ منٹ ۱۲ سیکنڈ پر کہتا ہے۔۔۔"عبدالغفار جنبہ اپنے آپ کو زکی غلام کہتا ہے، حضرت صاحب نے فرمایا کہ زکی غلام جو ہے وہ بشیر اوّل تھا۔ حضرت صاحب کی تحریر موجود ہے۔ میں نے حوالہ دیا ہے کہ وہ بشیر اوّل تھا۔ یہ تو پھر عبدالغفار جنبہ کو مر جانا چاہیے کیونکہ وہ تو مرنے والا بیٹا تھا۔ مرجا عبدالغفار جنبہ، شرم سے ڈوب کے مرجاؤ۔ وہ زکی غلام تو بشیر اوّل تھا۔"

الجواب۔۔۔عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔ ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانئ جماعتؑ کو دو (۲) وجودوں کی بشارت دی تھی نہ کہ چار (۴) کی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔۔۔"سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے

دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔'' (اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)
حضورؑ کے فرمان کے مطابق زکی غلام مصلح موعود اور پسر موعود ہے۔مولوی سلطانی صاحب کے بقول حضورؑ نے بشیر احمد اوّل کو زکی غلام قرار دیا تھا۔اس ضمن میں خاکسار بھی کہتا ہے کہ حضورؑ نے بشیر احمد اوّل کو مولود مسعود (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۴۱) کہہ کر آپکے متعلق زکی غلام ہونے کا گمان کیا تھا۔اب سوال ہے کہ بشیر احمد اوّل پندرہ ماہ زندہ رہ کر واپس اللہ تعالیٰ کی طرف اُٹھا لیا گیا۔اب پیشگوئی مصلح موعود کا کیا یہی مطلب اور حقیقت ہے کہ زکی غلام (مصلح موعود) پیدا ہو کر پندرہ ماہ زندہ رکھ کر اُٹھا لیا جاتا۔اے نڈر اور جھوٹے مولوی۔پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اگر تیرا یہی علم ہے تو پھر تجھے مجدد بننے کی ٹرائی مارنے سے پہلے مرجانا چاہیے تاکہ تیری گمراہیوں سے بچ کر لوگوں کا بھلا ہو۔امر واقع یہ ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق زکی غلام کی حقیقت ہرگز یہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ بشیر احمد اوّل تھا۔موعود زکی غلام (مصلح موعود) تو حضورؑ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تو پھر وہ بشیر احمد اوّل کیسے ہوسکتا ہے؟؟ عزیزم۔آپ سے گذارش ہے کہ آپ مولوی سلطانی سے کہیں کہ وہ اپنے جعلی الہاموں سے نکل کر ایک بار پھر خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں دوبارہ پڑھے۔اور اس عاجز نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیئے گئے زکی غلام کے متعلق اتنا کچھ لکھ دیا ہے کہ اب کسی مولوی کیلئے کوئی گنجائش ہی نہیں رہی کہ وہ مجدد بننے کیلئے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق کوئی نئی بات بتا سکے۔ ؎ این سعادت بہ زورِ بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشندہ

(۶) **السوال**۔آگے فرماتے ہیں۔۔۔''مولود مسعود فرمادیا ہے ادھر اس کو حضرت صاحب نے تو یہ کہنے لگے، دیکھیں اس کو مصلح موعود کہا ہے۔مولود مسعود کا لفظ پہلے چونکہ اُسکے بارے میں فرمایا تھا کہ بشیر اوّل کے بارے میں۔اور اسکے بارے میں بھی مولود مسعود کا لفظ حضرت صاحب نے استعمال فرمایا تو پھر کہنے لگا کہ دیکھیں جی!مولود مسعود سے مراد مصلح موعود ہے۔''

الجواب۔۔۔عزیزم۔سلطانی صاحب سے کہیں کہ حضورؑ نے زکی غلام کے متعلق مولود مسعود، مولود موعود، پسر موعود، مصلح موعود، تین کو چار کرنیوالا اور ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق پیدا ہونیوالا کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔اور یہی الفاظ استعمال فرما کر حضورؑ نے اپنے لڑکوں اور ایک پوتے کے متعلق پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا قیاس ظاہر فرمایا تھا۔سلطانی صاحب سے کہہ دیں کہ وہ جامعہ احمدیہ سے پڑھا ہوا ہے جبکہ عبدالغفار جنبہ کو ایک علیم وخبیر ہستی نے پہلے اپنی جناب میں رجسٹر (register) کیا اور پھر اُسے بھرپور علم لدنی عطا فرمایا۔اے خشک مولوی جامعہ احمدیہ میں پڑھنے والوں کو پیشگوئی مصلح موعود کی کیا خبر ہوسکتی ہے؟؟ یہ خبر تو تیرے استادوں کو نہ ہوسکی تیرے جیسے بے ادب اور جاہل شاگردوں کو کیسے ہوسکتی تھی؟؟

(۷) **السوال**۔آگے فرماتے ہیں۔۔۔''عقل پر ماتم کرو عبدالغفار۔کچھ لوگوں کو بلاؤ، تمہاری عقل کو پیٹیں کہ کیا کرتے ہو؟''

الجواب۔۔۔میری عقل پر کسی نے کیا رونا ہے بلکہ احمدی تو میرے منہ سے حقائق سننے کے بعد زندہ ہونے شروع ہوگئے ہیں۔آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی عقل پر ماتم کریں کہ عبدالغفار جنبہ کی کتب پڑھ کر بھی آپ میں تھوڑی سی عقل پیدا نہ ہوسکی۔اور آپ یہودی مولویوں کی طرح گدھوں کی طرح کتابیں اُٹھائے مارے مارے پھرتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ اُنکے متعلق فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔

(الجمعہ۔۶) جن لوگوں پر تورات کی اطاعت واجب کی گئی ہے مگر باوجود اِسکے اُنہوں نے اس پر عمل نہیں کیا،اُن کی مثال گدھے کی سی ہے،جس نے بہت ساری کتابیں اُٹھائی ہوتی ہیں (مگر جانتا کچھ نہیں) اللہ کے احکام کونظرانداز کرنے والی قوم کی حالت بہت بری ہوتی ہےاوراللہ ظالم قوم کوکبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔ آپکا نام نہاد مجدد جامعہ احمدیہ میں سات سال پڑھ کربھی کورے کا کوراہی رہا ہے۔اِسکے جعلی الہاموں نے اِسکے دماغ کو اِتنا ماؤف کردیا ہے کہ اسکے پلے واجبی سا روحانی اور مذہبی علم بھی نہیں رہا۔افسوس اس بات پر کہ احمدیوں کواس قسم کے نام نہاد جاہل مجددوں سے بھی واسطہ پڑتا تھا۔سلطانی صاحب کواب اپنا انجام نظر آرہا ہے تبھی خطبہ میں اس نے اس عاجز کے متعلق زوروشور سے بک بک کی ہے لیکن اے سلطانی! اب تو اپنے جھوٹ کے انجام سے بچ نہیں پائے گا۔تو نے اپنے الہاموں کی ڈگڈگی بجا کرکافی لوگوں کوگمراہ کیا ہےاوراب تیرے الہامی غباروں سے آہستہ آہستہ ہوانکل رہی ہے۔تبھی تیرے پاؤں جل رہے ہیں اورتو پریشانی اور بوکھلاہٹ میں اپنے چیلے چانٹوں کوتسلی دینے کیلئے بار باراس عاجز پراپنے غلیظ منہ سے غلاظت نکال رہا ہے۔اب تواورتیرے چند چیلے چانٹے دنیا کی نظروں میں ایک عبرت کی نشانی بننے والے ہیں۔اور یہ عاجز الٰہی وعدہ کے مطابق نہ صرف ہمیشہ ہمیش کی زندگی پانے والا ہے بلکہ پاچکا ہے۔تو اور تیرے چیلے چانٹے اگرجلدی توبہ نہیں کریں گےاورتیری خرافات اورتیری خباثتوں سے اپنادامن نہیں بچائیں گے۔توتم سب جلدہی جہنم کا ایندھن بنو گے۔عقلمندوہی ہوتا ہے جوعذاب کےنزول سے پہلے توبہ کرلے۔۔۔۔کنزالعمال کی ایک حدیث کےمطابق آخری زمانے کے آپ ایسے مولویوں کے متعلق ہی آنحضرتﷺ فرماتے ہیں۔

تَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فَزْعَةٌ فَیَصِیْرُ النَّاسُ اِلٰی عُلَمَآئِھِمْ فَاِذَا ھُمْ قِرَدَةٌ وَخَنَازِیْرُ۔(کنزالعمال ۱۹۰/۷۔حدیقۃ الصالحین صفحہ ۸۵۳)

آنحضرتﷺ نے فرمایا میری اُمت پرایک زمانہ اِضطراب اور اِنتشار کا آئے گا۔لوگ اپنے علماء کے پاس راہنمائی کی اُمید سے جائیں گےتووہ اُنہیں بندروں اورسؤروں کی طرح پائیں گےیعنی ان علماءکا اپنا کردارانتہائی خراب اورشرمناک ہوگا۔

آنحضرتﷺ کی درج بالا حدیث کےمطابق مسلمانوں پرایک ایساوقت آئیگا کہ اُنکے علماءجھوٹ کی نجاست کھائیں گے،بہتان تراشی کرنا اُن کا شیوہ ہوگااوراللہ اوررسولﷺ کے نام پرمسلمانوں کوگمراہ کریں گے۔یہ ساری نشانیاں مولوی سلطانی میں بدرجہ اَتم پائی جاتیں ہیں۔

قارئین کرام۔میں نے سنا ہے کہ گذشتہ ماہ مارچ میں مولوی سلطانی صاحب اور مولوی انصررضاصاحب کا بذریعہ سکائپ (skype) نبوت کے موضوع پرایک علمی مناظرہ ہوا تھا۔میں نے ابھی تک اس مناظرہ کوسنانہیں ہے۔لیکن اس ضمن میں مولوی سلطانی صاحب کے ایک مرید حنان احمدکی ایک ای میل میری طرف آئی تھی۔وہ اپنی ۶/اپریل ۲۰۱۳ء کی ای میل میں لکھتے ہیں۔

Leaving all It is really a shameful fact that how Ansar raza sahib is using words like mad barking dog and phsyco to a person who claims to have a living relationship with Allah and he has been blessed with mukalimat and mukhatibat. Ansar raza sahib should think before speaking and secondly he should avoid to speak blunt

lies. I ve listened the two session of debate and I really came to know the real face of him now.

سب کچھ نظرانداز کرتے ہوئے واقعی یہ ایک شرمناک حقیقت ہے کہ انصر رضا صاحب نے کیسے پاگل بھونکتا کتا اور نفسیاتی کے الفاظ ایک ایسے شخص کی طرف منسوب کیے ہیں جس کا اللہ سے زندہ تعلق ہے اور وہ مکالمہ ومخاطبہ کی برکت یافتہ ہے۔ انصر رضا صاحب کو بولنے سے پہلے سوچنا چاہیے اور ثانیاً اُسے کھلے کھلے جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ میں نے بحث کے دونوں سیشن سنے ہیں اور مجھے اب اُس کا اصلی چہرہ نظر آ گیا ہے۔

حنان احمد صاحب۔ بحث ومباحثہ اور اپنے خطابات میں مناظروں اور مقرروں کو ہر قسم کے اوچھے ہتھکنڈوں سے گریز کرنا چاہیے۔ دراصل کسی علمی بحث یا اپنے خطاب میں کسی فریق کا بدزبانی اور گالی گلوچ پر اُتر نا اور کسی کے متعلق انتہائی گھٹیا اور عامیانہ الفاظ کا استعمال کرنا ہی اُسکی ناکامی اور شکست کا منہ بولتا ثبوت ہوا کرتا ہے۔ علمی مناظرہ میں انصر رضا صاحب نے آپکے مرشد سلطانی صاحب کے متعلق اگر آپکے مذکورہ الفاظ کہے ہیں تو اُس نے یقیناً ایک غلط کام کیا ہے۔ اُسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ اگر کوئی انسان کسی دوسرے انسان کے متعلق بلاوجہ بدزبانی اور دشنام ترازی کرتا ہے تو پھر ایسی حالت میں مظلوم کو بھی اللہ تعالیٰ مناسب الفاظ میں جواب دینے کا حق دیتا ہے۔

حنان احمد صاحب۔ آپکے آقا مولوی سلطانی صاحب نے پچھلے سال اس عاجز کو نبوت اور مصلح موعود کے موضوعات پر تحریری علمی مناظرے کا چیلنج دیا تھا۔ میں گذشتہ سال اِن دونوں موضوعات کے سلسلہ میں اُسکے مضامین کے حوالے (references) دیدے کر اُسکے جھوٹے اور گمراہ ہونے کا ثبوت پیش کر چکا ہوں۔ میں نے کافی دیر تک اپنے مضامین کے جواب الجواب کا انتظار کیا لیکن مولوی سلطانی صاحب کی خاموشی کے بعد میں نے پچھلے سال اُسکے متعلق ہر قسم کا تبصرہ کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اگر اس جھوٹے اور کاذب اور نام نہاد مجدد میں تھوڑی سے بھی شرم اور حیا ہوتی تو یہ اس عاجز کے متعلق اپنا غلیظ اور ناپاک منہ کبھی نہ کھولتا۔ لیکن یہ مہا بے غیرت انسان ہے۔ اب مولوی سلطانی صاحب کے ایک نئے مرید جناب عبدالرحمٰن صاحب نے مارچ میں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں اپنے علم میں اضافہ کیلئے میرے ۱۵/مارچ کے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے اپنے آقا کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کیلئے کہا تھا۔ سلطانی صاحب نے ۲۲/مارچ کو جو خطبہ جمعہ دیا۔ یہ خطبہ آپ نے بھی سن لیا ہوگا۔ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں اپنے مولوی صاحب کا خطبہ جمعہ سننے کے بعد آپ سب کے علم میں کیا اضافہ ہوا اس کو تو آپ بھی بخوبی جانتے ہونگے۔ لیکن اپنے خطبہ جمعہ میں بلاوجہ اس عاجز کے متعلق یہ الفاظ کہنے والا کہ۔۔۔ ''ایسی خباثت حکم وعدل اور امام مہدی علیہ السلام کے اوپر ایسا الزام اور ایسے جو ہے تعلقات کی خرابی ہے اللہ تعالیٰ کیساتھ کہ خدا تعالیٰ یہاں تک سزا دے رہا ہے، کہ بچوں کو مار رہا ہے، پھر بھی بندہ نہیں سمجھ رہا کہ میں غلطی کر رہا ہوں۔ نعوذ باللہ من ذالک من ھذہ الخرافات۔ عبدالغفار جنبہ۔ الخبیث۔ کیسا گندہ انسان ہے، بھئی بات کو سمجھو۔ ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ مصلح موعود جب پیدا ہو جاتا تو پھر حضرت صاحب بتاتے یہ ہو گیا ہے۔''

ملہم یا مجدد ہونا تو ایک الگ بات ہے۔ کیا ایسا خطیب ایک معقول اور شریف انسان بھی ہوسکتا ہے؟؟؟ حنان احمد صاحب۔ آپ تو انصر رضا

صاحب کی بدزبانی کا رونا رو رہے ہیں لیکن آپکے اس نام نہاد مجدد کا بلاوجہ اس عاجز کے متعلق درج بالا غلیظ الفاظ بولنا اور انتہائی شرمناک گندہ ذہنی سے کام لینا کہاں کی شرافت اور تجدید ہے؟؟ میرا آپ سے سوال ہے کہ ایسی غلاظت بکنے والے اور ایسے گندہ ذہن انسان کا اللہ تعالیٰ سے کوئی زندہ تعلق ہوسکتا ہے۔؟؟؟ صاحب الہام ہونا یا مکالمہ ومخاطبہ کا شرف پانا یا مجدد صدی پانزدہم ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔ کیا ایسی غلاظت بکنے والا ایک شریف انسان کہلانے کا بھی حقدار ہے؟؟؟ ہرگز نہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکے اس نام نہاد ملہم اور مجدد کو بھی ہدایت دے اور آپ سب اِسکے مریدوں کو بھی موت سے پہلے ہدایت نصیب کرے آمین۔

آخر میں ایک نصیحت پر مبنی ایک درخواست

عزیزم عبدالرحمٰن صاحب۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق کچھ جاننے اور اپنے علم میں اضافہ کرنے کیلئے اپنے مرشد مولوی سلطانی صاحب کو ایک خطبہ جمعہ دینے کیلئے کہا تھا۔ مولوی سلطانی صاحب کا ۲۲/مارچ کا خطبہ جمعہ آپ نے سن لیا ہوگا اور اس خطبہ کے نتیجہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق آپکے علم میں کیا اضافہ ہوا ہے؟؟؟ اِسکے متعلق تو آپ ہی جانتے ہونگے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مولوی سلطانی صاحب نے سوائے غلاظت بکنے اور گندہ ذہنی کے آپکے علم میں کیا خاک اضافہ کیا ہے؟؟ اگر آپ پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق کچھ حقائق جاننے میں سنجیدہ ہیں اور اگر آپ مجدد صدی پانزدہم کی تلاش میں سنجیدہ ہیں تو آپ اس عاجز کی کتاب غلام مسیح الزماں کو بغور وفکر پڑھیں۔ علاوہ اسکے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اس وقت اس عاجز کے درجنوں مضامین ویب سائٹ Alghulam پر آن ایئر ہیں۔ اگر آپ مزید جاننا چاہیں تو پیشگوئی مصلح موعود کے تجزیہ کے سلسلہ میں خاکسار کا ۲۲/فروری ۲۰۱۳ء سے جو خطبات کا سلسلہ شروع ہے آپ اس سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کے سلسلہ میں پچھلے سال خاکسار نے ۵/اکتوبر سے ۲۸/دسمبر ۲۰۱۲ء تک تیرہ (۱۳) خطبات دیئے تھے۔ اگر آپ کو واقعی پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت جاننے میں دلچسپی ہے تو آپ یہ خطبات سن کر اپنی علمی پیاس بجھا سکتے ہیں۔ پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق کچھ بتانا مولوی سلطانی صاحب کا کام نہیں ہے اور نہ اس ضمن میں اِسکی خطبیاں سن کر آپکے علم میں کوئی اضافہ ہوسکتا ہے؟؟ جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ اگر آپ واقعی مجدد صدی پانزدہم کی تلاش میں ہیں تو پھر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو بشارت دیئے گئے موعودز کی غلام کی تلاش کریں کیونکہ مجدد صدی پانزدہم اُسکے علاوہ کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ آپکی راہنمائی بھی فرمائے اور آپکی مدد بھی فرمائے آمین۔ والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

موعودز کی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)

۲۲/اپریل ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆